92748 ـ رمضان المبارك آنے كى تيارى كا طريقہ

سوال

ہم رمضان المبارك كے ليے كيا تيارى كريں، اور اس ماہ مبارك ميں كونسے اعمال بجا لانا افضل ہيں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

ہمارے عزيز بھائى آپ نے يہ بہت اچھا سوال كيا ہے، جس ميں آپ ماہ رمضان كے ليے تيارى كرنے كى كيفيت دريافت كرنا چاہتے ہيں، حالانكہ بہت سے افراد اور لوگ تو روزے كى حقيقت ميں بہت انحراف كا شكار ہو چكے ہيں، انہوں ماہ رمضان كو كھانے پينے، اور مٹھائياں و مختلف انواع و اقسام كى ڈش تيار كر كے كھانے كا موسم بنا كر ركھ ديا ہے، اور راتوں كو بيدار ہو كر ڈش اور مختلف فضائى چينل ديكھنے كا سيزن بنا ليا ہے، اور اس كے ليے وہ رمضان المبارك سے بہت عرصہ پہلے ہى تيار كرنے لگ جاتے ہيں، كہ كہيں كچھ كھانے رہ نہ جائيں، يا اس خدشہ سے كہ كہيں ان كا ريٹ ہى نہ بڑھ جائے.

تو يہ لوگ كھانے پينے كى اشياء اور مختلف قسم كے مشروبات كى تيارى ميں لگ جاتے ہيں، اور فضائي چينلوں كى فہرست تلاش كرنے لگتے ہيں تا كہ انہيں علم ہو كہ انہوں نے كونسا چينل ديكھنا ہے، اور كونسا نہيں ديكھنا، تو اس طرح ان لوگوں نے ماہ رمضان كے روزے كى حقيقت ہى مسخ كر ركھ ركھ دى ہے، اور يہ عبادت اور تقوى سے نكل كر اس ماہ مبارك كو اپنے پيٹوں اور اپنى آنكھوں كا موسم بنا ليا ہے.

دوم:

ليكن كچھ دوسرے ايسے بھى ہيں جنہوں نے رمضان البمارك كے روزے كى حقيقت كو جانا اور ادراك كيا اور وہ شعبان ميں ہى رمضان كى تيارى كرنے لگے، بلكہ بعض نے تو اس سے قبل ہى تيارى شروع كردى، ماہ رمضان كى تيارى كے ليے قابل ستائش امور اور طريقے درج ذيل ہيں:

1 ـ سچی اور پکی توبہ.

ہر وقت توبہ و استغفار کرنا واجب ہے، لیکن اس لیے کہ یہ ماہ مبارک قریب آ رہا ہے، اور تو مسلمان شخص کے لیے زیادہ لائق ہے کہ وہ اپنے ان گناہوں سے جلد از جلد توبہ کر لے جو صرف ا س اور اس کے رب کے مابین ہیں، اور ان گناہوں سے بھی جن کا تعلق حقوق العباد سے ہے؛ تا کہ جب یہ ماہ مبارک شروع ہو تو وہ صحیح اور شرح صدر کے ساتھ اطاعت و فرمانبرداری کے اعمال میں مشغول ہو جائے، اور ا سکا دل مطمئن ہو.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور اے مومنوں تم سب کے سب اللہ تعالی کی طرف توبہ کرو تا کہ کامیابی حاصل کر سکو النور (31).

اغر بن یسار رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" اے لوگو اللہ کی طرف توبہ کرو، میں تو دن سو بار توبہ کرتا ہوں "

صحیح مسلم حدیث نمبر (2702).

2 ـ دعاء کرنا:

بعض سلف کے متعلق آتا ہے کہ وہ چھ ماہ تك یہ دعا کرتے اے اللہ ہمیں رمضان تك پہنچا دے، اور پھر وہ رمضان کے بعد پانچ ماہ تك یہ دعا کرتے رہتے اے اللہ ہمارے رمضان کے روزے قبول و منظور فرما.

چنانچہ مسلمان شخص کو چاہیے کہ وہ اپنے پروردگار سے دعا کرتا رہے کہ اللہ تعالی اسے رمضان آنے تك جسمانی اور دینی طور پر صحیح رکھے، اور یہ دعا کرنی چاہیے کہ اللہ تعالی اپنی اطاعت کے کاموں میں اس کی معاونت فرمائے، اور اس کے عمل قبول و منظور فرما لے.

3 ـ اس عظیم ماہ مبارک کے قریب آنے کی خوشی و فرحت ہو.

کیونکہ رمضان المبارک کے مہینہ تك صحیح سلامت پہنچ جانا اللہ تعالی کی جانب سے مسلمان بندے پر بہت عظیم نعمت ہے؛ اس لیے کہ رمضان المبارک خیر و برکت کا موسم ہے، جس میں جنتوں کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں، اور جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں، اور یہ قرآن اور غزوات و معرکوں کا مہینہ ہے جس نے ہمارے اور

كفر كے درميان فرق كيا.

اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

كہہ ديجئے كہ اللہ كے فضل اور اس كى رحمت سے خوش ہونا چاہيے وہ اس سے بدرجہا بہتر ہے جس كو وہ جمع كر رہے ہيں يونس (58)

4 ـ فرض كردہ روزوں سے برى الذمہ ہونا:

ابو سلمہ بيان كرتے ہيں كہ ميں نے عائشہ رضى اللہ تعالى عنہا سے سنا وہ بيان كر رہى تھيں:

" ميرے ذمہ رمضان المبارك كے روزوں كى قضاء ہوتى تھى، اور ميں شعبان كے علاوہ قضاء نہيں كر سكتى تھى "

صحيح بخارى حديث نمبر (1849) صحيح مسلم حديث نمبر (1146).

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" عائشہ رضى اللہ تعالى عنہا كا رمضان ميں روزے ركھنے كى حرص ركھنے سے يہ اخذ ہوتا ہے كہ رمضان كى قضاء كے روزوں ميں دوسرا رمضان شروع ہونے تك تاخير كرنا جائز نہيں "

ديكھيں: فتح البارى (1849).

5 ـ علم حاصل كرنا تا كہ روزوں كے احكام كا علم ہو سكے، اور رمضان المبارك كى فضيلت كا پتہ چل سكے.

6 ـ ايسے اعمال جو رمضان المبارك ميں مسلمان شخص كوعبادت كرنے ميں ركاوٹ يا مشغول نہ ہونے كا باعث بننے والے ہوں انہيں رمضان سے قبل نپٹانے ميں جلدى كرنى چاہيے.

7 ـ گھر ميں اہل و عيال اور بچوں كے ساتھ بيٹھ كر انہيں روزوں كى حكمت اور ا س كے احكام بتائے، اور چھوٹے بچوں كو روزے ركھنے كى ترغيب دلائے.

8 ـ كچھ ايسى كتابيں تيار كى جائيں جو گھر ميں پڑھى جائيں، يا پھر مسجد كے امام كو ہديہ كى جائيں تا كہ وہ رمضان المبارك ميں نماز كے بعد لوگوں كو پڑھ كر سنائے.

9 ـ رمضان المبارك كے روزوں كى تيارى كے ليے ماہ شعبان ميں روزے ركھے جائيں.

عائشہ رضى اللہ تعالى عنہا بيان كرتى ہيں كہ:

" رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم روزے ركھنے لگتے حتى كہ ہم كہتے آپ روزے نہيں چھوڑينگے، اور روزے نہ ركھتے حتى كہ ہم كہنے لگتے اب روزے نہيں ركھينگے، ميں نے رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كو ماہ رمضان كے علاوہ كسى اور ماہ كے مكمل روزے ركھتے ہوئے نہيں ديكھا، اور ميں نے انہيں شعبان كے علاوہ كسى اور ماہ ميں زيادہ روزے ركھتے ہوئے نہيں ديكھا "

صحيح بخارى حديث نمبر (1868) صحيح مسلم حديث نمبر (1156).

اسامہ بن زيد رضى اللہ تعالى عنہما بيان كرتے ہيں ميں نے رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم سے عرض كيا:

" اے اللہ تعالى كے رسول صلى اللہ عليہ وسلم ميں ديكھتا ہوں كہ آپ جتنے روزے شعبان ميں ركھتے اتنے كسى اور ماہ ميں نہيں ركھتے ؟

تو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" رجب اور رمضان كے درميان يہ وہ ماہ ہے جس سے لوگ غافل رہتے ہيں، يہ ماہ وہ ہے جس ميں اعمال رب العالمين كے طرف اٹھائے جاتے ہيں، اس ليے ميں پسند كرتا ہوں كہ ميرے عمل اٹھائيں جائيں تو ميں روزہ كى حالت ميں ہوں "

سنن نسائى حديث نمبر (2357) علامہ البانى رحمہ اللہ نے صحيح نسائى ميں اسے حسن قرار ديا ہے.

اس حديث ميں ماہ شعبان ميں روزے ركھنے كى حكمت بيان ہوئى ہے كہ: يہ ايسا مہينہ ہے جس ميں اعمال اوپر اٹھائے جاتے ہيں.

اور بعض علماء نے ايك دوسرى حكمت بھى بيان كيا ہے كہ: ان روزوں كا مقام فرض نماز سے پہلى سنتوں والا ہے، كہ وہ نفس كو فرض كى ادائيگى كے ليے تيار كرتى ہيں، اور اسى طرح رمضان سے قبل شعبان كے روزے بھى.

10 ـ قرآن مجيد كى تلاوت كرنا:

سلمہ بن کہیل کہتے ہیں: شعبان کو قرآت کے مہینہ کا نام دیا جاتا تھا.

اور جب شعبان کا مہینہ شروع ہوتا تو عمرو بن قیس اپنی دوکان بند کر دیتے، اور قرآن مجید کی تلاوت کے لیے فارغ ہو جاتے.

اور ابو بکر بلخی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" ماہ رجب کھیتی لگانے کا مہینہ ہے، اور ماہ شعبان کھیتی کو پانی لگانے کا، اور ماہ رمضان کھیتی کاٹنے کا مہینہ ہے.

اور ان کا یہ بھی کہنا ہے:

ماہ رجب کی مثال ہوا،اور ماہ شعبان کی بادلوں، اور ماہ رمضان کی مثال بارش جیسی ہے، اور جس نے ماہ رجب میں نہ تو کھیتی بوئی ہو، اور نہ ہی شعبان میں کھیتی کو پانی لگایا تو وہ رمضان میں کیسے کھیتی کاٹنا چاہتا ہے.

اور یہ دیکھیں ماہ رجب گزر چکا ہے، اگر رمضان چاہتے ہو تو آپ شعبان میں کیا کرتے ہیں، آپ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور امت کےسلف کا حال تو اس ماہ مبارك میں یہ تھا، اور آپ کا ان اعمال اور درجات میں کیا مقام رکھتے ہیں ؟

سوم:

ماہ رمضان میں مسلمان شخص کو کونسے اعمال کرنے چاہییں، اس کو معلوم کرنے کے لیے آپ سوال نمبر (26869) اور (12468) کے جوابات کا مطالعہ ضرور کریں.

اللہ تعالی ہی توفیق بخشنے والا ہے.

واللہ اعلم .